

غیبت کبری میں امام زمانہ عج کے وجود کے فوائد

<"xml encoding="UTF-8?>

امام زمانہ عج کی غیبت کے بارے میں علماء نے بہت سی بحثیں کی ہیں کہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ غیبت میں امام عج کے وجود کے فوائد کیا ہیں؟ لہذا ہم یہاں دو اصلی محور پر تبصرہ کریں گے :

الف: غیبت امام عصر عج پر ایمان و عقیدہ رکھنے کا فائدہ کیا ہے؟

ب: امام غائب کے وجود کا کیا فائدہ ہے؟

الف: غیبت امام عصر عج پر ایمان و عقیدہ کا فائدہ

یہاں ہم ایک سوال کرتے ہیں کہ کسی غائب کا موجود ہونا جس کے وجود کا کوئی فائدہ و نفع نہ ہو اس کا ہونا اور نہ ہونا مساوی ہوتا ہے، پس ایسے امام پر ایمان و اعتقاد رکھنے کا کیا فائدہ ہے جو غائب ہو؟ اس سوال کا جواب پیش کرنے کے لیے ہم چند مطالب بطور مقدمہ پیش کریں گے :

(۱) امام پر اعتقاد، ایمان کے اہم ارکان میں شمار ہوتا ہے پیغمبر گرامی صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتہ جاہلیۃ؛ جو شخص اپنے امام وقت کی معرفت کیے بغیر مرجائے وہ جاہلیۃ کی موت مرا ہے۔

یہی حدیث فریقین کی کتب احادیث میں مختلف عبارات کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔

(۲) غیبت پر ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہم امور میں سے ہے اور ایمان و اخلاق نہایت تاثیرگذار ہے ارشاد رب العزت ہے: (الذین یومنون بالغیب)

(۳) ثواب و عقاب، جنت و جہنم، سوال قبرا و جو کچھ قیامت کے بارے میں ہے ان سب چیزوں پر اعتقاد ایمان بالغیب ہی سے وابستہ ہے اور یہی ایمان بالغیب انسان کے ثبات قدم، استقامت، حدود سے خارج نہ ہونے اور حکم خداوندی سے سرپیچی نہ کرنے میں بہت اثر انداز ہوتا ہے

پس ان مقدمات کی روشنی میں وجود امام عصر عج پر اعتقاد کے چند فوائد بیان کریں گے :

ا: جس مسلمان کو یہ علم ہو کہ اس کا امام حاضر ہے اور اس کے اعمال دیکھ رہا ہے تو اس کی رفتار و عمل میں اور جس کا یہ عقیدہ نہیں ہے اس کے عمل میں بہت فرق پایا جاتا ہے جیسا کہ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ جو لوگ وجود امام غائب کے معتقد ہیں اور انہیں اپنے کردار پر ناظر سمجھتے ہیں وہ لوگ ساکت، منکسراور متواضع ہوتے ہیں کسی کو اذیت نہیں دیتے اور گناہ سے دور ہوتے ہیں

ب: حضرت کے حاضر و ناظر ہونے کا اعتقاد لوگوں میں مصائب و آلام اور آزمائیشات و حوادث کے مقابلے میں ان کی ہمت و حوصلہ افزائی کا سبب بنتا ہے جیسا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو معلوم ہوا کہ ان کا نبی زندہ ہے تو انہیں ان کے وجود سے ہمت و حوصلہ ملا ان کے دلوں کو تسکین ملی۔

ج: ان کے ظہور کے انتظار سے بھی لوگوں کو اطمینان و حوصلہ ملتا ہے کیونکہ جب مسلمان ظلم و ستم کو دیکھتے ہیں اور عدل و انصاف کو پامال ہوتا دیکھتے ہیں تو ان کے ظہور کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور پریشانیوں میں

ان سے توسل کرتے ہیں

۷: برسوں کی غیبت اور چشم انتظار کے بعد ان کا ظہور بیشتر لوگوں کی رغبت کا سبب قرار پائے گا نتیجاً باسانی ان پرایمان لے آئیں گے اور ان کی نصرت پر آمادہ اور باقی رہیں گے

امام غائب کے وجود کا فائدہ

ممکن ہے کسی کے دل میں یہ شبھہ یا سوال سڑاٹھائے کہ امام غائب کے وجود کا فائدہ کیا ہے؟

اگر امام لوگوں کا پیشووا اور ربرہ ہوتا ہے تو اسے ظاہر ہونا چاہیے ایسا امام جو صدیوں سے غائب ہو نہ دین کی ترویج، نہ معاشرے میں پیدا ہونے والی مشکلات کو حل کرے، نہ مخالفین کو کوئی جواب دے، نہ امریہ معروف اور نہیں از منکر کرے، نہ مظلومین کی حمایت کرے، نہ حدود و احکام اسلامی کو جاری کرے نہ لوگوں کے حلال و حرام کے مسائل کی وضاحت کرے بہلا ایسے امام کے وجود کا فائدہ ہے

ہم اس شبھہ یا سوال کے جواب میں اتنا کہنا چاہیں گے کہ زمانہ غیبت میں لوگ اگرچہ خود اپنی غلطیوں اور اپنے اعمال کی وجہ سے امام کے زمانہ حضور کے فوائد سے محروم ہوئے ہیں

لیکن اس کے باوجود ان کے وجود کے فوائد صرف انہیں پر منحصر نہیں ہیں بلکہ کچھ ایسے فوائد بھی ہیں جو زمانہ غیبت میں بھی متربہ ہوتے ہیں ان فوائد کو دو حصوں عمومی اور خصوصی میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

فوائد عمومی

حجت خدا کا وجود، واسطہ فیض الہی اور استقرار زمین کا سبب ہے فریقین کی روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حجت خدا کا وجود زمین کے استقرار کا سبب ہے اگر امام حجت خدا زمین پر موجود نہ ہو زمین میں استقرار قائم نہیں رہ سکتا بنابرایں اگرچہ آنچنان لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں لیکن ان کا وجود اہل زمین کے لیے باعث امان ہے اس سلسلہ میں کثرت سے ایسی روایات وارد ہوئے ہیں جو اس کی تصریح کر رہی ہیں حضور سرور کائنات نے فرمایا

النجوم امان لاهل السماء اذا ذهبت النجوم ذهب اهل السماء، واهل بيتي امان لاهل الارض فاذا ذهب اهل بيتي ذهب اهل الارض؛ ستاره اہل آسمان کے لیے باعث آرام و امان ہیں پس اگر ستارے ہٹ جائیں تو اہل آسمان مٹ جائیں اسی طرح میرے اہل بیت اہل زمین کے لیے امان ہیں اگر یہ درمیان سے ہٹ جائیں تو اہل زمین نابود ہو جائیں گے

شیخ طوسی کتاب تجربید الكلام میں امام زمانہ عج کے وجود کو لطف سے تعبیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: وجود ۵ لطف و تصرف آخر وعدمه منا؛ امام کا وجود لطف الہی ہے اور ان کا تصرف کرنا (یعنی وظائف امامت پر عمل کرنا) (یہ ایک اور لطف الہی ہے جبکہ ان کی غیبت ہمارے اعمال بد کی وجہ سے ہے۔ یعنی امت اسلامی نے جو ان کے لیے فضابنائی ہے حضرت اسی وجہ سے غیبت پر مجبور بوئے ہیں

امامت کے سلسلہ میں وارد ہونے والی احادیث کے مطابق امام غائب کا وجود مقدس انسان کی کامل نوع اور عالم مادی و عالم ربوی کے درمیان مکمل رابطہ ہے اگر زمین پر امام و حجت خدا نہ ہو تو نسل انسانی منقرض

ہوجائے گی اور دنیا کا بیڑا غرق ہو کر رہ جائے گا اگر امام نہ ہو تو خدا تو مکمل طور پر پہچانہ ہیں جاسکتا اس کی عبادت ممکن نہیں ہو سکتی انہی کے ذریعہ خدا پہچانا جاتا ہے اور لوگ اس کی عبادت کرتے ہیں اگر امام نہ ہو تو خالق و مخلوق کارابطہ منقطع ہوجائے گا

کیونکہ انسان میں فیاض علی الاطلاق سے فیضیاب ہونے کی توانائی نہیں ہے لہذا اشرافات و افاضات عالم غیب پہلے امام کے پاک و پاکیزہ آئینہ قلب پر نازل ہوتے ہیں پھر ان کے ذریعے لوگوں تک منتقل ہوتے ہیں امام، قلب عالم وجود اور ببرانسان ہوتا ہے اسی کے ذریعے فیوضات الہی جہان آفرینش تک پہنچتے ہیں قانون لطف اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ خداوند کریم کے کچھ لائق و فائق اور شائستہ افراد اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ، ہونے چاہیں، عظیم الشان پیغمبر اکرم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے برق جانشینوں نے اس اہم ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے وادی ضلالت میں بھٹکنے والوں کو شاہراہ سعادت پر گامزن کرنے کے لیے مشعل راہ بن گئے ہیں لہذا ان آثار کے مترب ہونے میں امام زمانہ کے حضور وغیبت میں کوئی فرق نہیں ہے آئمہ علیہم السلام چاہے حاضر ہوں یا غائب وہ ہر صورت میں واسطہ فیض الہی ہیں ان کی غیبت میں بھی وہی منافع موجود ہیں جو ان کے حضور میں پائے جاتے ہیں

اس اشکال کا منشا واساس کہ امام غائب سے کس طرح نفع حاصل کیا جاسکتا ہے؟ درحقیقت اس کی بنیاد امام کی عدم معرفت اور معنای ولایت کی حقیقت کو نہ سمجھنا ہے امام قطب عالم امکان ہیں تمام موجودات چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے سب وجود امام کے محتاج ہیں امام، منبع فیض الہی سے فیضیاب ہوتے ہیں امام معصوم کی امامت و ولایت عالم تکوین و عالم تشریع اور اسی طرح ظاہر و باطن میں جاری و ساری ہے حضرت امام علی نقی علیہ السلام زیارت جامعہ کبیرہ میں ارشاد فرماتے ہیں

بكم ينزل الغيث وبكم يمسك ان تقع على الارض الا باذنه

تمہارے (آئمہ) ہی کے وجود کی وجہ سے بارش نازل ہوتی ہے اور تمہاری ہی وجہ سے آسمان زمین پر نہیں گر رہا ہے تکوینی اعتبار سے کائنات کا چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا عنصر اپنی زندگی کے کاروان کو آگے بڑھانے میں امام کے وجود کا محتاج ہے چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں ارادہ الہی اس امر پر مبتنی ہے کہ ہر سال ایک ایسی بارش نازل ہوئی کہ روح و فرشتوں کو کافر یا فاسق کے پاس نازل کرے نتیجتاً تمام مخلوقات عالم کی حیات و زندگی امام کے وجود سے وابستہ ہے دعائے عدیلہ میں آیا ہے کہ

بیمنہ رزق الوری وبوجودہ ثبتت الارض والسماء

نیز اسی سلسلہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ لوبقیت الارض یوما بلا امام منا لساخت الارض باہلہا

اگر ہم میں سے ایک دن کے لیے بھی روئے زمین پر امام موجود نہ ہو زمین اپنے تمام اہالی کے ساتھ تباہ ہوجائے گی

زمانہ غیبت میں وجود امام عصر کے فوائد کے بارے میں دینی پیشواؤں اور بادیاں برق کی جانب سے کثرت سے روایات وارد ہوئی ہیں مثلاً ختمی مرتب حضرت محمد صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے والذی بعثنی بالحق نبیا انہم یستضیئون بنورہ و ینتفعون یوماً بولایته فی غیبته کانتفاع بالشمس اذاسترها سحاب یا جابر ! هذا من مکنون سراللہ ومخزون علمہ فاکتمہ الاعن اہله

اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ لوگ ان کی غیبت کے زمانے میں ان کے نور

ولایت سے اسی طرح فیضیاب ہوں گے جس طرح لوگ بادلوں کے پیچھے سورج کے چھپ جانے کے بعد اس سے بہرہ مند ہوتے رہتے ہیں اے جابر! یہ اللہ کے پوشیدہ اسرار اور پنهان علوم میں سے ہے اور تم بھی اسے نااہل لوگوں سے مخفی رکھنا۔

نیز آئمہ معصومین علیہم السلام سے مزید کئی ایسی احادیث وارد ہوئیں ہیں جن کا مضمون ایک ہی ہے اور ان تمام احادیث میں امام زمانہ عج کے زمانہ غیبت میں وجود کو پس ابر سورج سے تشبیہ دی گئی ہے حضرت امام صادق علیہ السلام اپنے جد بزرگوار حضرت امام سجاد علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم مسلمانوں کے پیشووا، اہل عالم پر حجت، سادات مومین، نیکوکاروں کے ریبراور امور مسلمین کے صاحب اختیار ہیں جس طرح کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اسی طرح ہم اہل زمین کے لیے امان ہیں ہماری ہی وجہ سے نازل ہوتی ہے اور زمین سے برکات نکلتی ہیں اگر روئے زمین پر ہمارا وجود نہ ہوتا تو زمین اپنے ساکنان کو اپنے اندر سمیٹ لیتی پھر فرمایا: خدا وند عالم نے جب سے آدم کو خلق فرمایا ہے اس سے آج تک کبھی بھی زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہی لیکن وہ حجت خدا کبھی ظاہر و مشہود اور کبھی غائب و مستور ہوتی ہے اور اسی طرح تاقیام قیامت زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہ رہے گی اگر امام نہ ہوتا خدا کی پرستش نہیں ہو سکتی سلیمان کہتے ہیں میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا لوگ کس طرح امام غائب کے وجود غائب سے بہرہ مند ہوں گے فرمایا: جس طرح پس ابر سورج کے وجود سے فیضیاب ہوتے ہیں

معصومین علیہم السلام حجج خدا ہیں اور اگر زمین پر حجت خدا نہ ہوتا زمین تباہ ہو جائے گی فرمایا: **لولا الحجۃ لساخت الارض باهلها؛ اگر ایک لحظہ بھی روئے زمین پر حجت خدا نہ ہوتا زمین اپنے اہالی کے ساتھ برباد ہو جائے گی**

یہ حقیقت رسول اکرم اور آئمہ معصومین علیہم السلام اجمعین سے نقل ہونے والی ان کثیر روایات میں بیان کی گئی ہے جن میں انہوں نے نظام ہستی کی بقا میں حجج الہی کردار بیان کیا ہے رسول گرامی اسلام نے حضرت علی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

ان واحد عشمن ولدی وانت یاعلی از الارض اعنی اوتادها و جبالها، بنا او تداللہ ان تسيخ باهلها فاذا ذهب الا ثنا عشر من ولدی ساخت الارض باهلها و لم ينظروا۔

اے علی میں، میرے گیارہ بیٹے اور تم زمین کے لنگر ہیں خداوند عالم نے ہمارے ہی سبب زمین کو استوار کیا ہے کہ اپنے ساکنان کو نگل نہ جائے جب میرے بارہ جانشین زمین سے رخصت ہو جائیں گے تو زمین اپنے ساکنان کو سمیٹ لے گی اور پھر انہیں مہلت نہ دی جائے گی

امام غائب کے وجود کے خصوصی فوائد

پس جس طرح کہ یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ امام غائب کے وجود کے کچھ ایسے عمومی فوائد ہیں کہ جن سے کل ہستی بہرہ مند ہو رہی ہے اسی طرح ہم آجنب کے وجود کے کچھ ایسے خصوصی فوائد بھی بیان کریں گے جو صرف بعض افراد کے شامل حال ہوتے ہیں اور ان کے ان فوائد سے ہر کس وناکس بہرہ مند نہیں ہو سکتا فوائد خصوصی کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے کہ جن سے لوگوں کی ایک خاص نوع مستفید ہوتی ہے اور دوسری قسم وہ ہے جن سے صرف

مخصوص لوگ ہی فیضیاب ہوتے ہیں

امام غائب کے حضور و وجود کا نوعی فائدہ یہ ہے کہ شیعوں پر آپ کی مکمل نظر پر ہتی ہے امام غائب مخفیانہ طور پر انہیں شراش رار اور کید کفار و فجار سے محفوظ رکھتے ہیں سری وغیر مسقیم طور پر ظالمون کی منصوبہ بندی و پلاننگ کو ناکام اور خائنین کی مکاریوں کو درہم بڑھ کر دیتے ہیں شیخ مفید کے لیے صادر کردہ توقيع شریف میں خود آن جناب نے اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اگرچہ ہم اپنے اور اپنے شیعوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی صلاح دید کی پابندی کی وجہ سے اس وقت تک ایسے مقام پر رہنے پر مجبور ہیں جو ظالمین کی دسترسی سے دور ہے جب تک کوئی بات ہم سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ہم نہ تم سے غافل ہیں اور نہ تمہیں فراموش کرتے ہیں اگر ایسا ہوتا تو مصائب و آلام کے پھاڑ تم پر ٹوٹ پڑتے اور دشمن تمہیں تار تار کر کے نابود کر دیتے پس تقوی اختیار کرو اور اپنی نجات کے لیے ہماری مدد کرو جبکہ وہ فوائد خصوصی جو صرف بعض افراد کے حاصل ہوتے ہیں یا کوئی شخص توسل کے ذریعے ان سے بہرہ مند ہو جاتا ہے یا کسی شخص پر آن جناب علیہ السلام کی خاص عنایت کی وجہ سے وہ ان فوائد سے بہرہ مند ہو جائے جسیے بینوا لوگوں کی فریاد رسی، بھٹکے ہوئے کی راہنمائی، غرق ہونے والوں کو نجات، اذن خدا سے بیماروں کو شفادینا مقرور کے قرض کی ادائیگی، اسیروں کی زندان سے ریائی اور دشمنوں کے شر سے نجات دلانا۔۔۔۔۔ یہ ایسے امور ہیں کہ جنہیں کبھی امام خود بنفس نفیس انجام دیتے ہیں اور کبھی اپنے اعوان و انصار کے ذریعے انجام دیتے ہیں جن موارد میں آپ خود وظیفہ انجام دیتے ہیں وہاں غالباً مخفی طور پر انجام دیتے ہیں اور اگر عیاں وظاہر ہوتے ہیں تو ناشناس صورت میں انجام دیتے ہیں وہ شخص بعد میں متوجہ ہوتا ہے کہ اس کی مدد کرنے والے آپ امام تھے ۔

شروح مقاصد، ج ۵، ص ۲۳۹؛ تشریح و محاکمه در تاریخ آل محمد، ص ۱۶۶؛ بنایع المودة، ص ۲۸۳؛ المسند الامام احمد، ج ۱۳، ص ۸۸ وغیرہ

سورہ بقرہ آیت ۳

ابو عبدالله احمد بن محمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ج ۲، ص ۲۷۱؛ فرائد السمعطین، ج ۲، ص ۲۵۲، طبری، ذخائر العقبی، ص ۲۹

مفاتیح الجنان، زیارت جامعہ

مفاتیح الجنان، دعائی عدیلہ

کمال الدین، ج ۱ ح ۱۳

بنایع المودة، ص ۴۲۲؛ کمال الدین، ج ۱، ص ۳۵۳

شیخ طوسی، الغیبة، ص ۱۳۹